کروسان

(مختصر نظمیں)

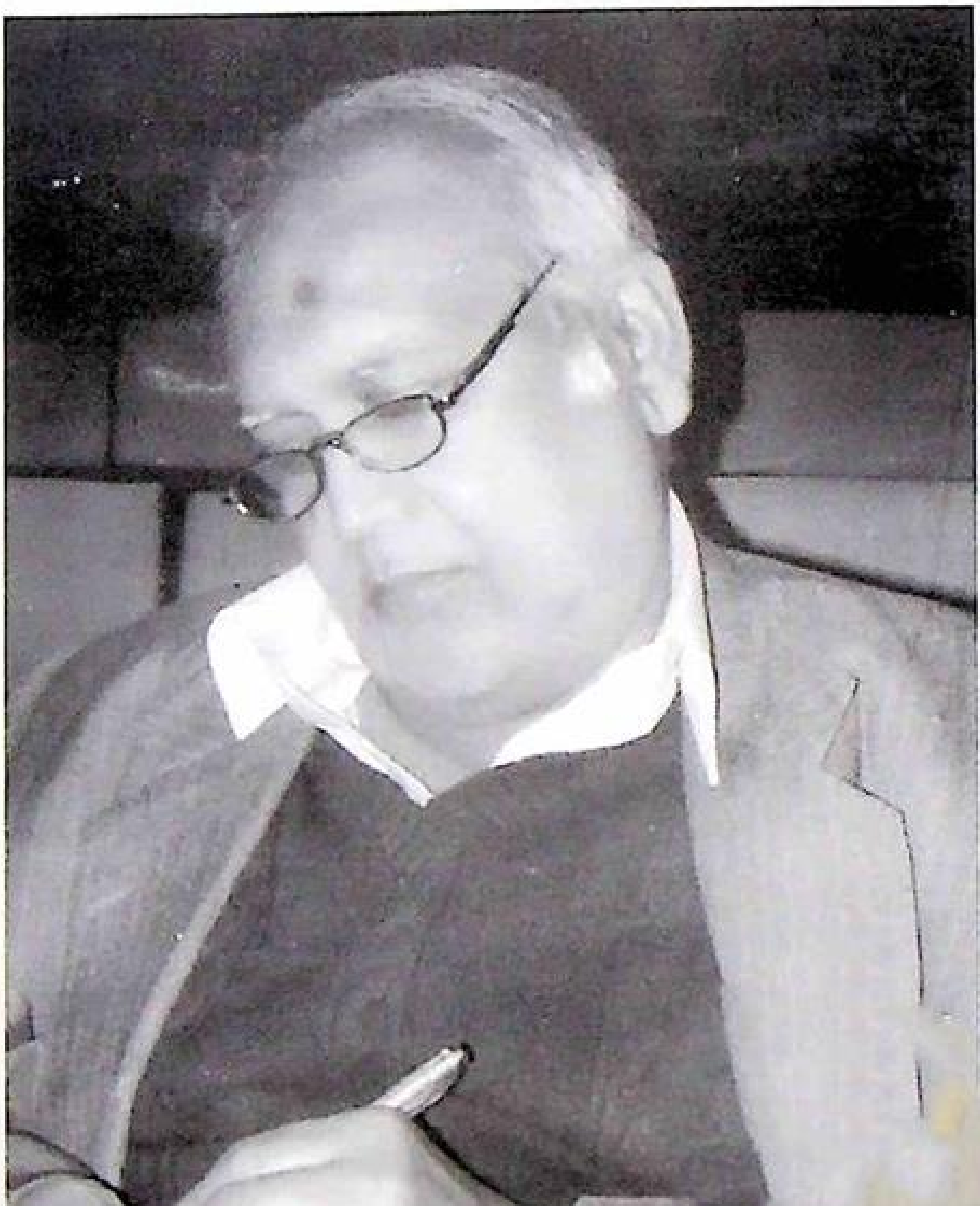

شاہد زبیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

کروسان

(مختصر نظمیں)

شاہد زبیر

پیش خدمت ہے **کتب خانہ** گروپ کی طرف سے
ایک اور کتاب ۔
پیش نظر کتاب فیس بک گروپ کتب خانہ میں
بھی اپلوڈ کر دی گئی ہے 👇
https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/?ref=share
میر ظہیر عباس روستمانی
📱0307-2128068
@Stranger ❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

دستک

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

پبلشرز : دستک پبلیکیشنز، گلگشت ملتان
ترتیب، آرائش : منور آکاش
کمپوزنگ : کمپیوٹر لنکس گلگشت ملتان
پرنٹرز : جویریہ پرنٹنگ پریس ملتان
اشاعت : نومبر 2011
قیمت : 150 روپے
رابطہ : شاہد زبیر
0323-8636111,061-6521019
69 نشیمن کالونی بوسن روڈ ملتان

دستک پبلی کیشنز گول باغ گلگشت، ملتان
0302-7766622
dastakpublication@yahoo.com

انتساب

بیس سال کی انتہائی مختصر زندگی پانے والے

اپنے چھوٹے بھائی (مرحوم)

نوید احسن شاؔمی

کے نام

کروسان

شاہد زبیر کی مختصر نظمیں

شاہد زبیر بڑی دیر سے نثری نظم لکھ رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی تین کتابیں بھی آ چکی ہیں۔ نئی نظمیں لکھتے وقت بہت سی نظمیں، انہوں نے دیکھا کہ بڑی مختصر تھیں۔ بڑی پر فضاء خوشگوار' غم زدہ کر دینے والی، روز مرہ کی میری' اور آپ کی زندگی سے جڑی ان کے تجربے کے سائے میں دراز پڑی تھیں۔ انہیں خیال آیا کیوں نہ مختصر نظموں کا ایک عملی مجموعہ ترتیب دیا جائے سو جو لکھ رہے تھے اس میں سے مختصر نظمیں چھانٹ کر علیحدہ کرنی شروع کر دیں۔ اب یہ 'تیلک تیلا' مکمل ہے بالکل قطیرہ گوند میں گندھا، ذائقے دار' خوشبودار' خوشگوار اور خوشذائقہ مختصر تحریریں، مختصر گفتگو' مختصر افسانے کاٹ دار جملے، چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بعض اقات بڑا مزہ دیتی ہیں کوئی جگت کوئی چھوٹا سا واقعہ بعض اوقات زندگی میں تبدیلی لے آتا ہے، پُر لطف بنا دیتا ہے' غم زدہ کر دیتا ہے۔ ہمارے ارد دپھیلی فضا، کائنات، اس سے جڑے رنگ ہر وقت کوئی نہ کوئی مختصر نظم کہہ رہے ہوتے ہیں۔

غور کرتے ہیں تو ہمیں مختصر نظم ہائیکو کی بڑی بہن نظر آتی ہے۔ ہائیکو کی تین لائین یا تین مصرعوں میں ہم یک شاندار مکمل تصویر یا تاثر کو باندھ دیا جاتا ہے۔ ہائیکو کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا سب سے بڑا راز یہی ہے۔ یوں بھی آج کے قاری کے پاس اتنا وقت کہاں رہ گیا ہے۔ ہم نے تو ویسے بھی کتاب پڑھنی چھوڑ دی ہے۔ ایسے میں ہائیکو نے ان کے لئے مختصر نظمیں علیحدہ کرنے کا جواز پیدا کر دیا۔ ان مختصر نظموں میں میری' آپ کی ہماری 'ہمارے ارد گرد کی بولتی تصویر نظر آئے گی۔ ہمارا دل ان میں دھڑکتا نظر آئے گا۔ ان کے نوحے اور تجربے دکھائی دیں گے۔ مہذب ملکوں کی سماجی اور سیاسی سوچ بھی نظر آئے گی۔ نظموں کیلئے موضوعات کے اعتبار سے کسی بانٹ کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ پھر بھی یہ سیدھی سادھی نظمیں آپ کے دل کو چھوئیں گی ضرور۔ ہمارا دعوی ہے کہ نثری نظم ناپسند کرنے والوں کو بھی ان میں نظمیں ملیں گی۔ ان کی سوچ کو تحریک ملے گی اور ہمارے ساتھ اس سفر کیلئے تھوڑا وقت دان کریں گے۔

منور آکاش

کروسان (مختصر نظمیں)

فہرست

نظم نمبر	نظمیں	صفحہ نمبر
1-2	توجہ، عبادت	2
3	سجدہ	3
4-7	حکم، چاندرات، مسافر، جن	4
8-12	پانچ ہزار سال پرانے کھنڈر، ویمپائر، جغرافیہ، بہادر، فرضی عشق	5
13-15	تحریک انصاف، آب زم زم، کرتوت، چادر	6
16-19	مقام، برابری، خودکشی، میری لڑکی	7
20-22	بھیک، سلام، توانائی	8
23-24	خوشیاں ایسی بھی ہوتی ہیں، مراد	9
25-26	پھر بھی شائد، شام	10
27-28	سفر، ماں	11
29-31	بلائیں، شان، جیب جالب	12
32-33	بیویاں، ٹینکوں کا راستہ	13
34-36	ترجمان، دل گرفتہ، راقی	14
37-38	درخت، سائباں	15
39-40	کموڈ، مؤخر دعائیں	16
41-42	گود بھرائی، تنخواہ، نارسائی	17
43-45	چھاپہ، دائرہ، تجربہ	18
46-49	یونیورسٹی ریسرچ سنٹر، تتلیاں، دن کی روشنی، بھاری بوٹ	19
50-53	ایک شخص کا جانا، دوسرا جنم، حجرہ، میری دیوی	20
54-58	صحیفے، آخری گھر، مہاراج، اذان، انتظام	21
59-63	علاج، فاتح، کس، سیکنڈ ہینڈ بیوی، شاہ جہاں کی منکوحہ	22
64-67	حواس، جاڑوں میں سفر، خوشبو، اور کیا چاہیے	23
68-71	پری کاشن، مہاتڑ، مجھے معلوم نہیں، گنگا والا	24
72-75	صفر، بھاری بوٹوں کا وقت، تحویل، ارتقا	25
76-78	چیک، غلام، رقص	26

کروسان (مختصر نظمیں)۔۔۔۔۔

79-81 انڈرائیٹین فٹ بال کا ورلڈ کپ، تہذیب 27
82-83 ہیل ہٹلر، میاں بیوی 28
84-85 ہاکس بے، زلزلہ 29
86-87 روشن، اندر چلو 30
88-90 شکار، تنہا، سمجھنا چاہتا ہوں 31
91-93 چاند، زمین، تنہائی 32
94-95 خوشی، تیسری بات 33
96-98 پیار، گلاب، اعتماد 34
99-100 باتیں کریں گے، چاند 35
101-102 رات، موت 36
103-105 سانچے، ٹاک شو، بارگین 37
106-107 تمہاری طرح، اکتاہٹ، سڑکوں کے بیچ بنے مکان 38
108-110 کرائے دار، امیگریشن، بور کام 39
111-113 بھوت، بٹن، کونا 40
114-115 جدید موسیقی، وہ میری کیا لگتی ہے 41
116-118 عہد نامہ، سوچ، بے لوث 42
119-121 شکتی، بزدل 43
122-123 تین تکے، پاگل 44
124-126 مذاق، قومی ترانہ، پالتو 45
127-128 روٹی کپڑا اور مکان، شادی 46
129-131 مقصد، اڑتا ہوا دن، خیال کا خرگوش 47
132-133 میں تھرڈ آیا ہوں، انتخاب 48
134-136 ٹھہرے لمحے، مروت، زندہ فلم 49
137-139 خندقیں، ٹرمینل، کھانا 50
140-142 زیرو گراؤنڈ، شاید، امن 51
143-145 دفتر کا وقت، نیویارک کی عمارتیں، ترک وطن 52
146-148 ہارن، آٹومیٹک کوا، اربوں لوگ 53
149-152 بارشوں کا موسم، ٹی شرٹ، نامحرم، پورٹر 54
153-155 بدلتی پسند، مہربانیاں، تاب 55
156-157 محرم، سچائی 56

کروسان (مختصر نظمیں).....

158-159 ننگی رات، موسم بدل گیا 57
160-163 ہاں، متلاشی، قبضہ، رخصت 58
164-165 کامیاب زندگی، بھٹو 59
166-168 خوبصورتی، کوے، تشکیک 60
169-171 یونہی مرے رہنا، بریکنگ نیوز، گنجے لوگ 61
172-173 پرکھ، اجیرن 62
174-175 کروسان، محدود 63
176-178 انسانیت، شب برات، تیاری 64
179-180 مرہم، قوم 65
181-183 مندا، کشید، نہال 66
184-186 کلف ڈائیونگ، حساب، گنجے 67
187-188 آخری بار، معاشرت 68
189-191 سانپوں کو مار دو، مزیدار باتیں، جن 69
191-194 شیشہ، 2015، پٹاری 70
195-197 ڈپریشن، زندگی، وظیفہ 71
198-200 مفتوح، بھونچال، خط، حساب 72
201-204 نظارا، چیتھڑے، اٹھنی، کوتاہیاں 73
205-208 ٹیکہ، رسم بسم اللہ، وزیر اعلیٰ ہاوسنگ سکیم، حسینہ 74
209-210 لاکٹ، بدلتی کائنات، مالک 75
211-214 جھریاں، کہانیاں، قفل، مغفرت 76
215-217 علم بردار، عظیم امریکہ، امریکی شہرت 77
218-220 صندلی بدن، خواب، میری محبوبہ 78
221-223 دیوی، پچھلے جنم کا سایہ، یادوں کی بارش 79
224-225 حاصل، سب سے بڑی خوشی 80
226-227 پوٹلیاں، کہیں باہر 81
228-229 مدد کا منتظر، تیاگ 82
230-231 مندر، معطر 83
232-233 گالی، نگرانی 84
234-235 پسند، آزاد شہری 85
236-237 سب کا حساب، توبہ 86

کروسان (مختصر نظمیں).....

238-239 نمک، حقیقت 87
240-241 ہمسایوں سے پاک زندگی، شکنتلا 88
242-243 مہابھارت، بھگوت گیتا 89
244-246 تعلیم بالغاں، سچائی، دشمن دوست 90
247-249 اکبر، ہاتھی، صدمے 91
250-251 بسی، اظہار کا طریقہ 92
252-253 نوجوان، پاؤں پر کھڑا ہونا 93
254-255 غائب، سنیقہ 94
256-257 شرم، تنخواہ 95
258-260 گارڈ، جنگ، ساکھ 96
261-263 فرعون، فراق، بوکی دلیر محبوبہ 97
264-265 مصاحب، بند راستے 98
266-267 آبادیاں، سامری جادوگر 99
268-269 عفریت، دروازہ 100
270-171 حساب موقوف، سیکٹر ایف 8 101
272-273 منظر، انتظار کا کرب 102
274-275 نیند، برہنہ اور تنہا 103
276-277 کال کوٹھری، اقبال جرم 104
278-279 فرسٹ، ایکسپائر 105
280-282 مذاق، کرائے دار، کمبل 106
283-284 پرچہ، چاندی کے خوان 107
285-286 سرقلم، مرگی 108
287-288 جمہوریت، مل جل کر کوشش 109
289-290 دروازہ، منظر 110
291-293 سامری کی زمین، درکار، پوشیدہ 111
294-295 زہر، زورآور 112
296-297 ناتجربہ کار، پرسان حال 113
298-300 روائتوں کا بنا دھوکا، گدھ جیسا آدمی 114
301-302 سرمائے کو چوکوں پر لٹکا دو، سونا 115
303-304. پکڑو تو دیکھوں، درمیان کا راستہ 116

کروسان

مختصر نظمیں

شاہد زبیر

توجہ

یہ لرزتے، کانپتے ہاتھ
اپنی چوریاں پکڑے کھڑے ہیں
یہ آلودہ، لڑکھڑاتے پاؤں
اپنا سفر ساتھ لے کر آئے ہیں
یہ پژمردہ بے حرکت دل
اپنے شیطان ساتھ لیے کھڑا ہے
یہ بوڑھی، احمق، عقل
سُن ہو کر، ماؤف لیٹی ہے
دو آنکھیں ہیں جو شرمندگی کا
بوجھ اٹھائے بند ہیں
اے مالک، ان سے گرتے
میرے آنسوؤں پر توجہ ہو

عبادت

دنیا میں
اینٹ اور پتھر کی
ان گنت عبادگاہیں ہیں
مگر ایک عبادت گاہ

کروسان (مختصر نظمیں).....

ہر شخص کے اندر بھی موجود ہے
جو بھی اس مرکز کا بوسہ لیتا ہے
پوری کائنات کے مرکز کو
چوم لیتا ہے
میں تمہیں یاد کرتا ہوں
تم مجھے یاد کرو

سجدہ

ہمارے درمیان
شہروں، سمندروں، صحراؤں کا
فاصلہ ہے
خواب تو پل ہوتے ہیں
دنوں کی یہ مسافت
چند لمحوں میں
طے ہو جاتی ہے
دوری زیادہ اہمیت نہیں رکھتی
اہمیت اس بات کی ہے کہ میں
تمہاری پلکوں تلے بچھی
جائے نماز پر
سجدہ کروں
تمہارا طواف کروں

حکم

میں نے اپنے ہاتھوں سے
ایک بُت بنایا
پھر اس سے حکم لے کر
اپنے گلے پر چھری پھیر دی۔

چاندرات

خوشی سے مر جانا چاہو تو
چاندرات میں
سمندر کے اندر چلو
وہاں جنون بستا ہے

مسافر

دن میں اندھیرا
پاکستان آ گیا

جن

میں نے سارے جن
آتش دان میں پھینک دیے
وہ، وہاں بیٹھ کر ہنسنے لگے

پانچ ہزار سال پرانے کھنڈروں میں ملاقات

پانچ ہزار سال پرانے کھنڈر!
وہاں ضرور چڑیلیں ہوں گی
آؤ ان سے ملنے چلتے ہیں

ویمپائر

ویمپائر تو خون پیتا ہی نہیں
کل ہی میری اس سے ملاقات ہوئی تھی
اس نے اب گوشت کھانا شروع کر دیا ہے

جغرافیہ

جغرافیائی باتیں سننے کے لیے
کچھ دانشور مدعو کرو،
ہمیں نہیں پتہ ہم کہاں رہتے ہیں

بہادری

اڑتے پرندوں پر تاک کر گولی مارنا
تم سمجھتے ہو بہادری نہیں،
بندوق تو بہادر ہی ہوتی ہے

فرضی عشق

عشق و محبت کے مشہور قصے
فرضی کیوں ہیں؟

تحریک انصاف

میں نے اپنی ملازمہ سے کہا
اس بار تحریک انصاف کو ووٹ دینا ہے
عمران خان ہماری قوم کا نجات دہندہ ہے
بولی
کون تحریک انصاف کون عمران خان

آب زم زم

بلوچستان سے آب زم زم نکالو
پورے ملک پر اس کا چھڑکنا
لازم ہو چکا

کرتوت

عوامی لیڈر کی پرستش کرنے والو
کوئی کرتوت
تمہارے پلّے بھی؟

چادر

رات کو قمیض اتار کر سونے والے
لڑکے
صبح چادر کیوں نہیں ہٹاتے

مقام

لڑکیاں بسوں میں سفر کرتے ہوئے
پتہ نہیں کس طرح
ملنے کا مقام اور وقت طے کر دیتی ہیں

برابری

نئے زمانے کی تعلیم یافتہ لڑکیاں
برابری کی بنیاد پر
ہاتھ اٹھاتی ہیں

خودکشی

آؤ مل کر سکھیاں
خودکشی کرنے چلتی ہیں
ڈاک بنگلے میں
پانچ لوگ ٹھہرے ہیں

میری لڑکی

میری لڑکی گھر نہیں پہنچی
میں خود اسے صبح
سکول کے گیٹ پر اتار کر گیا ہوں
میڈم کہتی ہے،
تمام کلاسوں کی حاضری دیکھ لیں
وہ تو آج سکول آئی ہی نہیں

بھیک

پانچ لاکھ کا سوٹ پہن کر
بھیک مانگنا
لوگ کس قدر مہذب ہو گئے ہیں

سلام

ہمارا بال بال قرضے میں جکڑا ہے
ہماری اگلی نسل رہن ہے
وطن کے سجیلے جوانوں، سیاستدانوں،
تم نے اپنے ہی بچے بیچ دیے
تمہاری حب الوطنی کو
سلام ہے

توانائی

کہنے لگے آج سردی زیادہ ہے
چلو چل کر آتش دان میں بیٹھتے ہیں
جب کوئلے سرد پڑ جائیں گے تو ہم
اپنے بٹن آن کر لیں گے،
توانائی کی بچت پر سب کا اتفاق ہے

خوشیاں ایسی بھی ہوتی ہیں

ندی کنارے میں ہاتھ
پانی میں لٹکائے بیٹھا تھا
اچانک ایک مچھلی
میرے ہاتھ کو چھو کر گزر گئی
ایک بھرپور خوشی کا احساس لئے
میں دیر تک اس کے لوٹنے کا
منتظر رہا

مراد

سمندر کے
دس فٹ گہرے پانی میں
میرا مسکن ہے
یہاں بانجھ عورتیں
اپنی اپنی بھینٹ لے کر
اولاد کی طلبگاری کا سجدہ کرتی ہیں
مراد پاتی ہیں

پھر بھی شاید

مجھے پتہ ہے
آنے والے کل پر بھی میرا اختیار نہیں
ایک لمحے کو میں بھول جاتا ہوں
میری پیٹھ پر گزرے کل نے
بہت کوڑے برسائے تھے
پھر بھی
شائد

شام

مالک
تو جانتا ہے
میرا کوئی گھر نہیں
تیرے سوا میرا کوئی آشنا بھی نہیں
شام ہونے کو آ گئی ہے
اب اپنا دستر خوان کھول

سفر

جب بیتے دن
رواں رواں کر کے مرجاتے ہیں
ماضی ہاتھ میں کٹوریاں پکڑے
یادوں سے
سوکھے ٹکڑوں کی بھیک مانگتا ہے
چند لمحوں کو مٹھی میں دبا کر، میں
سارا سفر دوبارہ،
کیوں نہیں کرنا چاہتا

۱۲۱۲۱۳

ماں

مستقبل کے رہزن کو
گود میں لیکر
ماں لوریاں سناتی ہے
ہم سب بدل جاتے ہیں
ماں کیوں نہیں بدلتی

بلائیں

افلاس دور دور تک پھیلا ہے
پھر بھی لوگ اپنے کام میں جٹے ہیں
سورج سے اترنے والی روشنی
پوری ہے، پھر بھی
ملعون بلائیں سروں پر سوار ہیں

شان

تم نے کسی فوجی افسر کی شان دیکھی ہے
میں نے سن اکہتر میں دیکھی تھی

جیب جالب

ایسے دستور کو
صبح بے نور کو
میں نہیں جانتا
میں نہیں مانتا
حبیب جالب کو
کہاں سے لائیں

بیویاں

ہرن
تکور
مرغابی
اب میزوں پر سجادو
بوتلیں کھول دو
نغمات کی لے تیز کرو
ہمیں لوٹ کر بیویوں کے پاس بھی جانا ہے

ٹینکوں کا راستا

فصل پکنے کو تیار ہے
کوئی بات نہیں،
ملک وقوم کی سلامتی کے لئے
جنگی مشقیں، غلے سے
زیادہ ضروری ہیں
ٹینکوں کا راستہ
کھوٹا نہ کرنا

ترجمان

گہرے سکوت کے پیچھے
دل کی دھڑکنیں بھی ہوتی ہیں
ہونٹ ہر بات کے
ترجمان نہیں ہوتے

دل گرفتہ

آج میں بہت دل گرفتہ ہوں
ایک چھوٹی خوراک مجھے بھی
بس چوک بازار تک

راقی

تمہارے ہاں آج محفل موسیقی ہے
لوگ میرے نغمے سننے کو بے تاب ہیں
تو پھر
شام کو میرے لیے ''راقی'' تیار رکھنا

درخت

لمبی واک کرتے ہوئے
ندی کے پاس پہنچ کر
میں، اس کے کنارے
دوسو سال کی عمر والا
درخت بن کر
اگ پڑنا چاہتا ہوں

سائبان

سورج کی تیز روشنی میں
مجھے لگا
بادل کا کوئی ٹکڑا، اچانک
اس کے سامنے آگیا ہے
میں نے ہاتھ کا سائبان بنا کر
انگلیوں کی جھریوں سے دیکھا
میری آنکھیں چندھیا گئیں

کموڈ

میری بیوی کہتی ہے
تم ہر روز واش بیسن میں
تھوک دیتے ہو
کوئی ملازمہ اسے صاف کرنے کو
تیار نہیں ہوتی
اگر تم باز نہ آئے تو، آئندہ
تمہیں اپنا کموڈ بھی خود
صاف کرنا پڑے گا

مؤخر دعائیں

دُعائیں، برہنہ سر ہو کر
اوندھی گری پڑی ہیں
جوان لاشوں کی طرح
حرمت کی چادریں اوڑھے
زندگی کی شاہراہ پر
قتل ہو گئی ہیں
ایک امتحان سے دوچار ہیں ہم
کہتے ہیں، ان کی صورت
ثواب میں بدل کر
مقبولیت موخر کر دی گئی ہے

گود بھرائی

محبت کے دعوے دار
ساتھ رہ کر، ساری عمر
محبت جاری رکھیں
گود بھرائی ضروری ہے تو
عشق کو الٹا لٹکائیں۔

تنخواہ

سارے دوستوں میں وہ اکیلا
انٹری ٹیسٹ میں فیل ہو گیا
اس کے سارے دوست ڈاکٹر بنے
اتنے ہی سالوں میں مقدر نے اُسے
استاد بنا دیا،
ڈاکٹر آجکل ہڑتال پر ہیں کہ
ان کی تنخواہیں
اسسٹنٹ پروفیسر کے برابر کی جائیں

نارسائی

برف نے راستے بند کر دیے تھے
میں اس کی
دلجوئی کرنے کیا جاتا

چھاپہ

یہاں چھاپہ پڑنے کا کوئی خوف نہیں
تھانیدار میرا یار ہے
تم کھُل کر پیو
وہ بھی آتا ہی ہوگا

دائرہ

دائرے تین ہی ہوتے ہیں
قسمت کا دائرہ
روٹی کا دائرہ
جسم کا دائرہ

تجربہ

سائنس کے بچوں میں
تجربے کی بڑی خواہش ہوتی ہے
آخر اس نے تجربہ کر ہی لیا ہے
کفن گھسیٹ کر سینہ ڈھک لیا ہے
بس یہی کچھ تھا

یونیورسٹی ریسرچ سنٹر

میدان کا دوسرا سرا دیکھنے کی خواہش ہے
کھیل کے سامان میں دوربین پڑی ہے
ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

تتلیاں

یہ تتلیاں اڑنے کے قابل ہوگئی ہیں
بھنورے اڑتے پھرتے ہیں،
انہیں گھر بٹھادو۔

دن کی روشنی

تمہارا آرٹ ادھورا ہے
تم نے دن کی روشنی میں
چرخہ کاتنا شروع کردیا ہے

بھاری بوٹ

تمہارے رتھ
کچلنے کو کیا کم تھے
جو تم نے بھاری بوٹ پہن لیے ہیں

ایک شخص کا جانا

ہوائیں بین کرتی ہیں
سارا شہر ہی اجڑ گیا ہے
کبھی کبھی ایک شخص کا جانا
اتنی تباہی بھی لا سکتا ہے

دوسرا جنم

جون بدلنے کے لیے
کچھ کینچلیاں بدلنی ضروری ہیں
ابھی تو ہم تمہیں انسان نہیں بنا سکتے ہیں

حجرہ

بھگوان نے کہا
کیا چاہتی ہو؟
حجرے کے اندر آ جاؤ

میری دیوی

میری دیوی کے پاس
آٹھ ہاتھ ہیں
میں نکل کر کیسے جاؤں

صحیفے

یہ کیا لے آئے ہو
صحیفے دل پر اترتے ہیں
پتھروں پر نہیں

آخری گھر

سب کے لیے
آخری گھر
ایک جیسا کیوں

مہاراج

مہاراج دودھ پی کر نکلے تو
بھگت سے کہا
اب ہمیں کسی ناری کے پاس لے چلو

اذان

صبح اذانوں کے ساتھ پولٹری فارم والے
ہزاروں مرغیاں ذبح کر دیتے ہیں
اذان نہیں دینی پڑتی

انتظام

تیری سبز آنکھوں سے نکلتی سانس
مجھے زندہ کرتی جا رہی ہے
تمہارے بعد اس کا انتظام کیا ہوگا

علاج

تمہاری نبض کی رفتار کم کرنے کا
تمہارے انجائنا کے آثار روکنے کا
علاج تو ڈاکٹر کے پاس ہے

فاتح

ایک لاکھ کی فوج
اٹھا کر لے آئی ہے
مفتوح کی لڑکیاں

لمس

اس کے ہاتھ کا لمس
کیا تم جدا کر سکتے ہو
نہیں کبھی نہیں

سیکنڈ ہینڈ بیوی

محبت کی یادگار تاج محل جیسی
کیا تم نے دنیا میں سیکنڈ ہینڈ بیوی کی
کہیں اور بھی پذیرائی دیکھی ہے

شاہ جہاں کی منکوحہ

تاج محل کے خواب دیکھنے والی عورتیں
بھول جاتی ہیں کہ وہ
شاہ جہاں کی منکوحہ نہیں

حواس

وہ میرے ساتھ رہنا چاہتی تھی
یہ ایک جان لیوا مغالطہ ہوا
نتھیا گلی حواس چھین لیتی ہے

جاڑوں میں سفر

جاڑے کے موسم میں
اس کے ساتھ سفر کرتے ہوئے میں
یخ پانی کی بوتل ضرور رکھتا تھا

خوشبو

بیس سال کی عمر میں ایک پری
اپنے کچھ پر میرے کمرے میں چھوڑ گئی
ان پروں میں آج بھی اس کی خوشبو بسی ہے

اور کیا چاہیے

اُونچا خاندان
دولت کی ریل پیل
مری میں بھی ایک مکان

پری کاشن

تم نے کوئی Precaution کیوں نہیں لی؟
یہ Planned نہیں تھا، آنٹی
ٹھیک ہے، تھوڑے دنوں کے لیے لندن گھوم آؤ

مہاتڑ

یہ انگلش میڈیم کے بچے
ممی ڈیڈی ہوتے ہیں اور
اردو میڈیم والے مہاتڑ

مجھے معلوم نہیں

ولی نے کہا دنیا چار عناصر، مٹی، آگ، ہوا اور پانی سے بنی ہے
آخر میں یہ کہاں گم ہو جائیں گے
سب سے بڑے دیوتا نے کہا، مجھے معلوم نہیں میرے نائب سے پوچھو!

گنگا والا

گنگا میا تیرا بیڑا پار نہیں کر سکتی
وہ بھگتوں کے لیے امرت دھارا نہیں لاتی
جاؤ گنگا والے کو تلاش کرو

صفر

میں خود پر غرانے کی دلاوری دکھاتا ہوں
مرے اندر سے صفروں کی قطار نکل کر کھڑی ہو جاتی ہے
پھر میں انہیں میں چھپ کر بیٹھ جاتا ہوں

بھاری بوٹوں کا وقت

اٹھو ہر طرف زمین بھر بھری ہو کر
دلدل میں تبدیل ہو چکی ہے
بھاری بوٹوں کا وقت آ گیا

تحویل

چاند کی گولائی، بیلوں کی نرمی
ہرنی کی چمک، شہد کی حلاوت
عورت کو مرد کی تحویل میں دے دیا

ارتقا

بندروں کی اس دنیا میں
ارتقا کے بعد
انسان تو ابھی بننے والا ہے

چیک

میں نے کبھی خدا سے بات نہیں کی
میں کبھی آسمان پر نہیں گیا
پھر بھی مجھے ڈر لگتا ہے، میں خدا کا
جاری کردہ چیک ہوں،
جو کہیں کیش نہیں ہوتا

غلام

غلام ٹھنڈی، ہوا کی طرح ہوتے ہیں
نرم، گداز، سکون لانے والی
دوا کی مانند
مگر ہوا کا بھروسہ نہ کرو، یہ ہوا
بعض اوقات سر پھری ہوائیں،
تبدیل ہو سکتی ہے جو
درختوں کو، جڑوں سے
اکھیڑ دیتی ہے

رقص

گندھارا میوزیم میں
بہت سے بوڑھے ہوتے
جوڑوں کی مورتیاں
رقصاں ہیں،

انڈر ایٹین، فٹ بال کا ورلڈ کپ

استنبول، ترکی میں
حال ہی میں ہونے والے
ربوٹس کے فٹ بال کا
ورلڈ کپ ہماری ٹیم نے جیتا تھا
انڈر ایٹین کے میچ میں
ہم نے کچھ بڑی عمر کے روبوٹس
شامل کر، رکھے تھے

تہذیب

ہم نے سنا تھا
تہذیب سیکھو
پھر یہ.........تہذیب کیا ہے
کیا سیکھیں
نئی تہذیب بھی اس طرح
ایک دن
برآمد ہوگی

ہیل ہٹلر

سرکاری ہسپتال کے
باہری برآمدنے میں
آیک مریض
سات دن زندہ رہنے کے بعد
چال بسا
ہیل ہٹلر

میاں بیوی

ہم دونوں نے بالآخر
شادی کرلی
ایک تقریب میں
صدر محفل نے تعارف مانگتے پوچھا
آپ؟
چارلس ہیسٹن!
اور آپ اس نے میری بیوی سے پوچھا
میں راجر مور، چارلس کی بیوی

ہاکس بے

چلتی رہو، چلتی رہو
اے ہواؤ، ہاکس بے کے ساحل پر
چلتی رہو،
میں انتظار کروں گی
میں یہاں سے جانے والی نہیں
جب تک تم ....
واپس نہیں کرو گی

زلزلہ

زمین،
زندگی کا سفر کرتے ہوئے
بڑھاپے میں داخل ہو گئی ہے
اعضاء انتشار کا شکار ہیں،
مکین حواس باختہ ہیں،
بدیاں سر اٹھائے بھاگ رہی ہیں
اس کا قلب بند ہونے سے پہلے
ایک زلزلہ محسوس ہوگا۔

روشن

جیسے رات، بہت خوبصورت ہے
ایسے میرے دوستوں کے چہرے
آسمان پر چمکدار ستارے ہیں
ایسے ہی میرے دوست، جگمگاتے ہیں
آسمان کا سورج، بہت روشن ہے
میرے دوستوں کی روحیں بھی بہت روشن ہیں
جانے والے بھی،
روشن ہی ہوتے ہیں

اندر چلو

دو رنگوں کے موزے پہن کر
بغیر جوتے بدلے
میں دفتر کو چل پڑا
لان میں بیٹھی، بیوی نے کہا
تم باہر کیوں آئے ہو؟
اندر چلو،
دفتر میں آج چھٹی ہے

شکار

اس نے ایک خوبصورت لڑکی
کندھے پر لاد رکھی تھی
اس کا دھڑ اوپر
اس کی کمر کے گرد، لپٹے تھے
مچھیرے کا بیٹا، کہیں سے
جل پری پکڑ لایا تھا

تنہا

تنہائی سے دوچار شخص
ہر لمحے، اس سوچ میں گم ہے کہ وہ
تنہا سے تنہا تر
ہوتا چلا جائے گا

سمجھنا چاہتا ہوں

جو کچھ میں نے پڑھنا تھا
پڑھ چکا
جو کچھ میں نے لکھنا تھا
لکھ چکا
اب میں اس سارے
لکھے، پڑھے کو
سمجھنا چاہتا ہوں

کروسان (مختصر نظمیں).....

چاند

آج چاند، کس قدر
دُبلا اور تیز دھار ہے
کسی بھوت کے سفید
خنجر کی طرح چمکدار
چالاک، مڑا ہوا۔

زمین

زمین تو سر پھری ہواؤں کا
گھر ہے
اس سمندر کی طرح جو
پانی کا ایک صحرا ہے
ہم اس میں بہتے ہیں، ڈوبتے ہیں
باہر، نکل آتے ہیں، قلابازیاں لگاتے ہیں
جھپٹتے ہیں اور چھینتے ہیں
ایک دن سے بھی کم زندگی کے لیے

تنہائی

انگور کی بیٹی کو دیکھو
ایک بوتل میں بند ہو کر
میز پر تنہا پڑی ہے

خوشی

میں خوشی کی تلاش میں
بہت دور تک مارا مارا پھرا
وہ خوشی، جو ناچتی ہو، ہنستی ہو، گاتی ہو
جس کی آنکھیں نیلی ہوں
آخر میں نے اسے
ایک گاڑی بان کے پاس رکھی
پوٹلی میں دیکھا۔

تیسری بات

جنت میں
دو آدمی ملے
ایک بولا۔ السلام وعلیکم!
دوسرے نے کہا، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پہلے نے پوچھا۔ آپ کیسے ہیں
میں ٹھیک ہوں، الحمد اللہ
تیسری بات، ان کے پاس
کرنے کے لیے، تھی ہی نہیں

بیمار

پانی،
آج کئی روز سے کھڑا ہے
اس سے کہو، ہلے جلے
ورنہ ہو سکتا ہے
بیمار ہو جائے

گلاب

اس موسم کو دیکھتے ہو،
اس موسم میں سرخ گلاب
شبنم کے چند قطرے
اپنے حلق میں انڈیل لیتا ہے
اچانک جوان ہو جاتا ہے

اعتقاد

یقین، ایک شاندار ایجاد ہے
لیکن
مشاہدہ زیادہ عظیم الشان
تجربہ ہے، جس پر
اعتبار کیا جا سکتا ہے

باتیں کریں گے

اب امریکہ،
اس قدر بھی دور نہیں کہ تم
آ نہ سکو
تم اپنے گھر سے نکلو
میں اپنے گھر سے نکلتا ہوں
سٹار بکس، میں بیٹھ کر کافی پئیں گے
باتیں کریں گے.............. پرانی

چاند

آج چاند، کس قدر
ننگا ہے
ہوا نے اس کے بدن سے
بادلوں کی ردا چھین لی ہے
وہ الف ننگا ہو کر کھڑا ہے
مگر اُسے شرم نہیں آتی
ننگا ہونا، کس قدر
شرم کی بات ہے۔

رات

اب میرے پاس
کوئی راستہ نہیں بچا
کالا علم، جسے تم
سفلی علم کہتے ہیں
ایک بہترین حل ہے
وہ پتلا جو میز پر پڑا ہے،
مجھے دے کر
ایک سوئی لے آؤ
دیکھتے ہیں، امام ضامن کیا کرے گا

موت

موت
یوں تو دوری پر ہوتی ہے
مگر حقیقت میں
ایک قدم پر
اب اگلا قدم
نہ اٹھانا

سانچے

دو قدم، پیچھے کی طرف
جا کر دیکھو
چار دنوں کے کچھ سال ہیں
ان سالوں کے سانچوں نے
کچھ ڈھانچے پیدا کر کے
سب کچھ برباد کر دیا

ٹاک شو

کتوں کے بھونکنے کا
مقابلہ چل رہا ہے
تم چپ چاپ ٹی وی دیکھو
اس میں انعامات تقسیم نہیں ہوتے

بارگین

ساری دُعائیں، رد ہو چکیں
چلو سورج سے
بارگین کرتے ہیں،
ان کو نابود کرنے کا
کیا لے گا

تمہاری طرح

سردیوں کے موسم میں
ٹھنڈی ہوا
میرے ہاتھ میں آن کر
پھسل جاتی ہے
تمہاری طرح

اکتاہٹ

میں دنیا سے اکتا کر
دریا کے کنارے جا بیٹھا
بڑی دیر تک سوچا
مگر میرے پلے کچھ نہ پڑا
میں اٹھا اور دریا میں کود گیا
ڈوب گیا

سڑکوں کے بیچ بنے مکان

جنوں نے میرے مکان کو
آناً فاناً
مسمار کر دیا
میں نے بھی ان کا مکان
ثواب سمیت اڑا دیا ہے
سڑکوں کے بیچ بنے مکانوں کا
انجام تو یہی ہوتا ہے

کرائے دار

میرا دل چاہتا ہے
اس گناہ وثواب کے چکر میں
پڑنے سے بہتر تھا کہ خدا
دُنیا میں رہنے کا
کرایہ لے لیتا

امیگریشن

امریکہ ساری دُنیا کا ملک ہے
تین سال پہلے
یہاں مکھی ناپید تھی
اب یہاں کافی بڑی تعداد میں
مکھیاں پھیل گئی ہیں
امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے مطابق
پچھلے دو سالوں میں، ایشائی ملکوں کی
امیگریشن کا کوٹہ، دگنا کر دیا گیا ہے

بور کام

ساری زندگی
غربت جھیلنا
کس قدر بور کام ہے

بھوت

سنسان راستے پر
رات کی تاریکی میں
اکیلا چلتا آدمی
کامیڈی تھیٹر کا
بھوت لگتا ہے

بٹن

بجلی کیا ہے
ایک بٹن دبائیں تو
بلب روشن ہو جاتا ہے
دیکھو کئی بٹن لگے ہیں،
جنہیں دبانے سے
روح روشن ہوتی ہے
مگر الیکٹریشن..................

کونا

بیوی کمرے کے کونے کی طرح
ہوتی ہے
جب تک آپ کونے میں لگے رہیں
کونا' آپ کی طرف ہوتا ہے
جونہی آپ منہ پھیرتے ہیں،
کونا' غائب ہو جاتا ہے

جدید موسیقی

جدید موسیقی کے زندہ نشانو!
کیا تمہارا بینڈ
اس سڑک پر،
شوبر پا نہیں کر سکتا
ٹرک جہاں،
تیزی سے گزرتے ہیں

وہ میری کیا لگتی ہے

وہ جو دس ہزار میل کا سفر کر کے
مجھ سے ملنے جیل میں آئی تھی
کہتی تھی، اگر تم کہو تو میں تمہاری خاطر
میں تمہیں یہاں سے نکال سکتی ہوں
میں نے کہا تھا
تمہارا آنا، مجھے رہتی دنیا تک
یاد رہے گا اور بس
میرے لیے یہ کافی ہے
وہ میری کیا لگتی ہے

عہد نامہ

خدا مجھے،
پولیس، ڈاکوؤں اور سیاستدانوں سے
نہیں بچاتا
ان کا ظلم سہتے، میری یہ
تیسری نسل ہے
میں نے ٹھان لیا ہے کہ میں اب
ان کے عہد نامے پر
دستخط کر دوں گا

سوچ

دوزخ کے کنارے کھڑے
ہم سوچ میں گم ہیں
محبت میں، ہم کیا کرتے رہے

بے لوث

کیا تم باقی عمر بھی
مجھ سے
بے لوث محبت کر کے
میری کفالت کر سکتے ہو
تمہارے سوا، ایسا کرنے والا
پوری دُنیا میں کوئی دوسرا
مرد نہیں ہے
ڈیڈی!

شکتی

بازار سے گذرتی ، ہر عورت
مرد کی طواف کرتی ، آنکھوں کو
پڑھ لینے کی
شکتی رکھتی
ہے
عمر کی کوئی قید نہیں

بزدل

میں کراہتے کراہتے تھک گیا ہوں
میرا پلنگ میرے آنسوؤں میں بھیگا ہے
بدکرداروں کے سبب ہر شے دھندلا گئی ہے
کوئی تو ہو جو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دے
اپنے قہر میں اٹھے
دلوں اور گردوں کی جانچ کرے
بدی کے دردِزہ سے نجات دلائے
وہ خندقیں جو انہوں نے میرے لیے بنائی ہیں ، انہیں
ان میں گرا کر ، ان کی کھوپڑی تڑوائے

تین یکے

میں نے تین یکے
کھول کر، اس کے
سامنے رکھے دیے، تو
وہ پتے شو کئے بغیر
لڑکھڑاتے قدموں سے،
باہر نکل گیا،
اس نے جاتے ہوئے دربان کو
تین یکے پکڑائے تھے

پاگل

کافی کا دوسرا کپ لے کر
میں دوبارہ اخبار پڑھتا ہوں
میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا
پانچ ستونوں کی عمارت میں
میں کسی کو بھی یہاں نہیں پاتا
تم لوگ اس وقت تک
میرے قریب نہ آنا
جب تک میں تھوڑا
پاگل نہ ہو جاؤں

مذاق

مجھے پتہ ہے،
میری بیوہ مالکن
پھر حاملہ ہوگئی ہے
پتہ نہیں
قسمت اس کے ساتھ
مذاق کرتی ہے
یا پھر
وہ دنیا کا مذاق اڑاتی ہے

قومی ترانہ

اگر تم میجر عزیز بھٹی کو نہیں جانتے
تب بھی
تم قومی ترانے پر سر دھن سکتے ہو

پالتو

وہ چھوٹے پپی کو
کبھی سینے پر لٹاتی ہے
کبھی گود میں بیٹھاتی ہے
اسے معلوم ہے پپی کو
کیا اچھا لگتا ہے

روٹی کپڑا اور مکان

اتنی مختصر زندگی میں
یہ تمہیں
لباس سے آزاد
کیوں نہیں کر دیتے
روٹی، مکان تو
پہلے ہی نہیں

شادی

میں شادی کرنا چاہتا ہوں
تم چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہو
تم شادی کرنا چاہتے ہو
میں چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں
وہ بات جس کے ہم دونوں
حامی نہیں ہیں
امید ہے تمہیں ناگوار نہیں گزرے گی
آؤ ہم
اپنی سوچیں، بدل لیتے ہیں

مقصد

ہرگز نہیں،
میں اپنا آپ
تمہیں سونپنے کو بالکل تیار نہیں
میری زندگی کا اکلوتا مقصد
تمہیں حاصل کرنا ہے
صرف تمہیں پانا ہے

اڑتا ہوا دن

زیادہ عاشق خوشامد پر تلے ہیں
ان کے سارے وعدے اور ساری طاقت
ایک ہی قبر کی جانب کھنچتے ہیں
شاعر، ماضی میں محصور
صوفی، آخرت میں دفن
سنو! صرف یہ اڑتا ہوا دن ہی ہمارا ہے
اگر اسے مضبوطی سے پکڑے رہو
یہ کبھی ختم ہونے والا نہیں

خیال کا خرگوش میں

میں اپنی سوچ کو تہہ کرتا ہوں
تو ایک نیا خیال اس میں سے
بھاگ نکلتا ہے

کروسان (مختصر نظمیں).....

سانپ کا گلا، کہاں سے شروع ہوتا ہے
یا اس کا پیٹ کہاں ختم ہوتا ہے
کون بتا سکتا ہے
میں بھی خیال کا خرگوش
نگل رہا ہوں

میں تھرڈ آیا ہوں

ہم ساتھ پڑھتے تھے
میں نے اسے ٹوٹ کر چاہا
آج پچیس سال بعد اس نے
میری محبت کا حساب چکتا کر دیا
میں تھرڈ آیا ہوں

انتخاب

میں جانتی ہوں
تم نے اپنے مقاصد کے لیے
میرے دل کو مہرہ بنا رکھا ہے
میں خوش ہوں کہ استعمال کے لیے
تم نے میرے دل کا انتخاب کیا

ٹھہرے لمحے

جب باتیں پھول
سانسیں خوشبو بن جائیں
لمحے ٹھہر جاتے ہیں،
جدائی کو روک دیتے ہیں
آؤ اس کو امر کریں
اس کو بس تک چھوڑ آئیں

مروّت

یہ مت سمجھو کہ مجھے
تمہاری باتوں کی سمجھ نہیں آتی
میرے جوابات میں ایک مروت
ایک حجاب ہوتا ہے

زندہ فلم

شکاگو میں شادی
ہند کو مات دیتی، پاکستانی لڑکیاں
زندہ فلم

خندقیں

بحر اوقیانوس میں
اتنی گہری خندقیں ہیں جن میں
ہمالیہ گم ہو سکتے ہیں
میں نے یہ خندقیں
تمہارے لیے بنائی ہیں

ٹرمینل

ہیتھرو ایرپورٹ
ایک ٹرمینل کے پچاس گیٹ
بھول بھلیاں
درجنوں ٹرمینل

کھانا

گلی کے مدقوق
کتے نے کہا
کیا جانے، کب اور کہاں
اگلا کھانا
نصیب ہوگا

زیرو گراؤنڈ

زیرو گراؤنڈ پر
عمارتوں کا ملبہ پڑا ہے
ہمارا قصور
ضیاء الحق کو
گوانتاناموبے بھیجو

شاپر

تیز ہوا، کالے بادل
چوک کی ساری سڑکوں پر
موسلا دھار گرتی بارش
پیراشوٹ کا روپ لیے
میں نے دیکھا
ہوا کے دوش پر
اڑتا پھرتا
اک شاپر

امن

دُنیا میں امن لانا
ضروری ہے تو جنگ، تو
کرنی پڑے گی
آؤ
امریکہ سے مدد مانگیں

دفتر کا وقت

ہوٹل کی کھڑکی سے
میں نے دیکھے
موسلا دھار بارش میں بھیگتے
ملنیم روڈ کے چوراہے پر
دفتر جانے والے
بھاگتے لوگ

نیویارک کی عمارتیں

میرا دم گھٹتا ہے
پانچ کنال پر پچاس منزلہ عمارتیں
کچھ رحم میرے آقا
یہ کیسا ٹاؤن ہے

ترک وطن

چہروں پر لکھا ہے
ترک وطن کا کرب
اس پیٹ کی خاطر

ہارن

امریکہ کی تین ریاستوں میں
ایک ماہ کے قیام کے دوران
میں نے،
ایک مرتبہ بھی
کار کے ہارن کی آواز نہیں سنی
کیا بیہودہ لوگ ہیں

آٹومیٹک کوّا

منی نیویارک کے
ایک ہوٹل کی چھت پر
میں نے دیکھا
کائیں کائیں کرنے والا
ایک آٹومیٹک کوّا

اربوں لوگ

مخفی منزلوں کا
کوئی سرا نہیں ہوتا
ابتدا و انتہا
دونوں گم
درمیان میں دھکے کھاتے
اربوں لوگ

بارشوں کا موسم

بارشوں کے موسم میں
تا حد نظر
کوئی آدمی
بھیگتا، بھاگتا
نظر نہیں آتا

ٹی شرٹ

ٹی شرٹ پہنے
کتنی حسین لگتی ہیں
میرے وطن کی بیٹیاں

نامحرم

مالک نامحرم ہے
ساری عورتیں
پردہ کر کے گزر سکتی ہیں

پورٹر

تمہارے لمس سے زیادہ
اس وقت مجھے
ایک پورٹر کی ضرورت ہے

بدلتی پسند

میں نے
جنگل کے کنارے بیٹھ کر
سپرمین کو آواز دی
سپرمین آیا تو
اعیان نے کہا
چلے جاؤ اب تم مجھے اچھے نہیں لگتے
جا کر بیٹ مین کو بھیجو

مہربانیاں

کالی دیوی سے
کالے آدمی نے کہا
مہربانیاں ہمیشہ سے
سفید چمڑی والوں پر ہی
کیوں ہیں

تاب

گھاس پر
شبنم کا قطرہ
سورج کے حسن کی
تاب نہ لا کر
مر گیا

محرم

ڈنیا کی سب سے بڑی
اسلامی ریاست میں
عورت کی فوٹو
نامحرم سے بے پردگی
جائز قرار دی گئی ہے
محرم حضرات
نوٹ فرمالیں

سچائی

سچائی ایک انگارا ہے
اگر تم اسے
ہاتھ میں پکڑنے کی
شکتی نہیں رکھتے تو
گندی آتما اتار کر
نیا روپ دھارلو
تمہیں پتہ ہے کہ
صرف بھوت ہی انگارہ
پکڑ سکتے ہیں

ننگی رات

ننگی رات
رنگین بازو پھیلائے کھڑی ہے
یہ ڈائین تو ہمیشہ ہی سے
نسوں سے خون نچوڑ لیتی ہے
شکار کو
اپنی خوشبو میں جکڑ لیتی ہے
میں بھی مست ہو کر
اس کا ہاتھ پکڑے
خون دینے جا رہا ہوں

موسم بدل گیا

ہاتھی کے
کان جھٹکتے ہی
برف اِدھر اُدھر
گر گئی
راستے کے پتے
چوہوں کی طرح دوڑ پڑے
ٹیبل لیمپ کی روشنی
تکیے پر ڈھیر ہو گئی

ہاں

”یہ کیا تم
ہر بات پر سر کو
نفی میں ہلا دیتے ہو
سورج نکلتا ہے تو
ہر چیز ہاں ہوتی ہے

متلاشی

نیند میں ڈوبے ہوئے
تم کن لفظوں کے
متلاشی ہو
کہو!

قبضہ

تصورات پر تو
خچروں کا قبضہ ہے

رخصت

بوڑھا مرغا
رخصت ہُوا
اذان دیے بغیر

کامیاب زندگی

کتنے لوگ ہیں
جن کے پاس
کہنے کو کچھ نہیں ہوتا
زندگی بھر بیٹھے
ٹی وی سے باتیں کرتے ہیں
کامیاب زندگی
گزارنے کے لیے
ضروری نہیں
محبت کریں

بھٹو

تمہاری ہتھیلی کی لکیریں
ستاروں کی
کہکشاں ہیں
روشن ہیں، چمکدار ہیں،
خوش قسمتی کی عکاس ہیں
مگر ان میں ایک لکیر

خوبصورتی

خوبصورتی تو ذہن کی
لمحاتی کیفیت ہے
تمہارے اندر کی تصویر کو
ابھار کر، تسکین دیتی ہے
جسم دائمی ہے

کوّے

باہر
سردی بہت زیادہ ہے
چلو
کچھ کوّے پکڑ لائیں

تشکیک

روح نے
ایک غیر یقینی
اڑان بھری
تشکیک اس میں یقینی تھی
کالے سائے
اس کو
تسلی دیے بغیر
رخصت ہوئے

یونہی مرے رہنا

ہمیشہ کے لیے
مٹ جانے سے
یونہی مرے رہنا
اچھا ہے
چلو کچھ دیر کے لیے
مر جاتے ہیں

بریکنگ نیوز

چلی میں،
چھ فٹ برف پڑی ہے
انسان اور مکان اس میں
دب گئے ہیں
لوگ برف کھود کر مشکل سے
باہر نکل سکتے ہیں
یاد رہے، چلی کا
نوبل لاریٹ
زندہ ہے

گنجے لوگ

گنجے لوگ
امارت کی نشانی ہیں
ذہانت کی نہیں

پرکھ

کہتے ہیں، دوست
جتنے پرانے ہوں
اتنی زیادہ محبت ہوتی ہے
مجھے دیکھو، اس عمر میں، میں نے
کچھ نئے دوست بنائے ہیں،
پرانے نہ بھی ہو پائے تو
مجھے یاد ضرور رکھیں گے
بڑھاپا، پرکھ ساتھ لے کر
آتا ہے

اجیرن

انسانوں نے
اپنی زندگی
تعلیم، صحت، روٹی کپڑے اور مکانوں سے
باندھ کر
اجیرن کرلی ہے

کروسان

گھر کا برآمدہ
جنگل سے آتی
تیز گرم ہوا
گرم چائے کا ایک کپ
میری تنہائی بانٹتا
کروسان

محدود

یہ سارے پرندے
جو ہوا میں تیرتے پھرتے ہیں
ہر وقت خوراک کی تلاش میں نہیں ہوتے
موج مستی کے لیے
ان کے پاس بہت سا وقت ہے
تم اپنی خواہشات کو
کھانے تک محدود
کیوں نہیں کرتے

انسانیت

اے میرے وطن کے
بہادر سپاہیو!
ہم تم پر جان نثار کرتے ہیں
مگر ہم نے تمہیں
اپنی جانیں بچانے کے لیے
رکھ چھوڑا ہے
انسانیت کہاں تک گرِ گئی ہے

شبِ برات

اوکلوہاما کے ایک
چرچ میں ہم نے
ساری رات
پاکستانی گلوکاروں کے ساتھ
شبِ برات گزاری

تیاری

جوتے اتار کر پھینک دو
قمیض کرسی اور ٹراؤزر
سائڈ ٹیبل پر رکھ دو
پھر ایک کپ
برانڈی 84 لے کر

مرہم

خاوند تو
کبھی کبھار
خارش پر لگانے والا
مرہم ہے
مجھے تو ہمہ وقت
ساتھ دینے والا
دوست چاہیے

قوم

امریکہ
ایک قوم کہاں ہے
یہ تو مختلف النسل
لوگوں کا جمِ غفیر ہے
اس کو قوم بننے کے لیے
ایک ہزار سال درکار ہیں
تب تک ہم
امریکہ بن چکے ہوں گے

مندا

میں ساری رات جاگ کر
سڑک پر گزرنے والی
گاڑیوں کی آواز سنتی ہوں
مگر کوئی گاڑی
میرے دروازے پر نہیں رکتی
پتہ نہیں کیوں
کاروبار
مندا پڑتا جا رہا ہے

کشید

سارے سمندر کو
ایک مرتبہ زور سے
اوپر اچھالو
میں اس کا نمک
کشید کر لینا چاہتا ہوں

نہال

دو چھپاکے، پانی کے
آنکھوں پر ڈال کر
میں نہال ہو گیا

کلف ڈائیونگ

پہاڑی کی چوٹی پر
کھڑی لڑکیاں
کتوں کے سروں کی طرح ہیں
جو مچھلیوں کا روپ دھارے
سمندر میں کود پڑتی ہیں۔

حساب

دن بھر جی حضوری کرتے
تھکی ماندی عورتیں
رات ہوتے ہی
بدلے پر اتر آتی ہیں
حساب چکاتی ہیں
حسن سلوک پر مائل کرتی ہیں

گنجے

حیوانیت اور شیطانیت
دونوں تفکرات لاتی ہیں
تفکرات چہرے کی رونق
سر کے بال چھین لیتے ہیں
تم گنجے کیوں نہیں ہوئے

آخری بار

فون کی گھنٹی بجی تو
اُسے اندازہ تھا کہ
کون ہو سکتا ہے اور
کیا کہنے والا ہے
اسے پتہ تھا کہ سائیں
ایک بجے سے پہلے
لوٹنے والا نہیں
ٹھیک ہے اس نے رسیور اٹھا کر کہا
مگر یہ آخری بار ہے

معاشرت

نوکرانیوں کے بوسے
ہر کوئی لیتا ہے
کوئی اعلانیہ
کوئی الہامیہ
دس بج گئے

سانپوں کو مار دو

سانپ جب تک
درختوں پر چڑھتے رہیں گے
پرندوں کے انڈے بچے
کس طرح محفوظ رہیں گے
بچوں کو بچانا ہے تو
سانپوں کو مار دو

مزیدار باتیں

اُس نے بیوہ مسز ذیشان کو
اپنی زندگی کی کہانی سنا کر کہا
آؤ ہم جلدی سے شادی کر لیں
اگرچہ میرے جذبات سرد پڑ چکے ہیں
پھر بھی، اس سے پہلے کہ بہت دیر
ہو جائے
ہم کچھ مزیدار باتیں کر سکتے ہیں۔

جن

جن نے
بابے کا بازو پکڑ کر
اوپر سے پھینک دیا

شیشہ

میرا شیشے کا کاروبار ہے
میں ذائقے کی دیویاں
پیش کرتا ہوں
یونیورسٹی کی لڑکیوں میں بھی یہ شغل
مقبول ہو رہا ہے
میری سمجھ میں نہیں آتا
جب تعلیم مکمل کر کے وہ
اپنے چکوں، کو لوٹ جائیں گی تو
کلاس فیلوز اور شیشہ کہاں سے لائیں گی

2015

اس دلدلی علاقے سے
چلو کچھ جگنو پکڑتے ہیں
گھر لے جا کر انہیں،
اپنے کمروں میں فٹ کر دیں گے

پٹاری

پٹاری کھول کر بیٹھا ہوں
برآمد ہوئے ہیں اندر سے
کچھ پرانے دوست

ڈپریشن

ڈپریشن کے جراثیم نے مجھے
اپنے اندر قید کر لیا ہے
سوچ کے اندھے کنویں سے
رسی پکڑ کر نکلنے کی کوشش میں
ہمیشہ ہاتھ چھوٹ جاتا ہے

زندگی

میں اپنی ذات میں بہت معتبر ہوں
لوگ کہتے ہیں،
ذات کے اعتبار کے لیے
دو گواہیاں لاؤ
چولستان میں بارش نہیں ہوتی

وظیفہ

طارق مجھ سے لمبا ہے
راہ چلتے ہوئے اس کا سایہ
میرے سائے سے چھوٹا ہو گیا
ہر کسی کے پاس وظیفہ نہیں ہوتا

مفتوح

اینٹیں آسمان سے اترنی شروع ہو گئی ہیں
ہم زمین سے جڑے ہوئے مزدور ہیں،
ہفتوں جھیلنے کے سوا کیا کریں

بھونچال

بھونچال بڑا سخت لفظ ہے
تم اسے زلزلہ کیوں نہیں کہتے
بھونچال تو اگلے الیکشن کے بعد
آئے گا

خط

انتظار
بارش کے تھمتے ہی، میں نے
جیب سے خط نکال کر پڑھنا شروع کر دیا
کچھ بھی تو نہیں لکھا تھا

حساب

دل کے مر جانے کے بعد
میں نے اپنی لاش
اس کے در پر ڈھیر کر دی
لے حساب!

نظارا

دو خزاں زدہ پتے،
کھڑکی کی جالیوں پر چپک گئے
بہت دنوں تک
اندر جھانکتے رہے

چیتھڑے

چیتھڑے اُڑ گئے ہیں لوگوں کے
دھلوا رہا ہے اک سرکاری افسر
زمین پہ پھیلا خون

اٹھنی

نیویارک کی براڈوے سٹریٹ پر
چلتے ہوئے
مجھے چمکتا ہوا، ایک سکہ ملا
خوشی سے اٹھایا تو
وہ ایک اٹھنی تھی

کوتاہیاں

ہوا پر لکھی ہے
میری کوتاہیوں کی کہانی
آندھی کا موسم کب آئے گا

ٹیکہ

سوچوں کی گھمن گھیری سے
میں بہت مضطرب ہوں
بے فکری کا ایک ٹیکہ
عطا ہو

رسم بسم اللہ

میری بیوی
میرے لیے نیا بستہ خرید لائی ہے
کل سے میرے سیکھنے کا عمل
دوبارہ شروع ہو رہا ہے

وزیر اعلیٰ ہاؤسنگ سکیم

وزیر اعلیٰ نے
عوام کی آبادکاری کو
انسانی ڈربے بنائے ہیں

حسینہ

بلا کی جاذب نظر
غرور اور بانکپن سے آراستہ
کیا فائدہ

لاکٹ

چاندنی رات میں، نہر میں نہاتے بچے نے
خودکشی کرنے والی لڑکی کے
گلے سے لاکٹ اتار کر،

کنارے پر ٹانگ دیا

بدلتی کائنات

یہ پیکڑیاں، بیداری اور بخار میں حارج ہیں
جسم، احساس، تفہیم، شعور سب عارضی ہیں
تم نے ہر لمحہ بدلتی کائنات کو نہیں دیکھا!

مالک

چلے جانے والے کے درخت کا پھل توڑنا
چوری یا بدکاری نہیں
جس نے درخت لگایا ہی نہیں، وہ مالک کیسے!

جھریاں

مجھے تیرے چہرے پر پڑنے والی
جھریوں کی کوئی پروا نہیں
میں ان سے پرے دیکھتا ہوں

کہانیاں

آثار قدیمہ کے کھنڈروں سے
کئی زندہ بت نکل آئے ہیں
انہیں گھر لے چلو،
ان سے کہانیاں سنیں گے

قفل

نیم پلیٹیں لگی ہیں
مکانوں پر کوئی قفل نہیں
فلاحی ریاست

مغفرت

حرم کی توسیع
اے شاہ عرب
تیری مغفرت کو کافی ہے

علم بردار

لوگو سن لو
ہم پہاڑوں جیسی شانتی کے
علم بردار ہیں

عظیم امریکہ

اے عظیم امریکہ
تو ریاستوں کا باپ ہے
بے گناہوں کو معاف رکھ

امریکی شہریت

سارے جاپانی
امریکہ کی شہریت
نہیں چاہتے

صندلی بدن

میں نے اپنی بیوی سے پوچھا
یہ صندلی بدن کیا ہوتا ہے
کہنے لگی کیا تم نے کبھی صندل کا نام نہیں سنا

میں نے کہا، سنا ہے، وہ تو لکڑی کا نام ہے

کہا بالکل ٹھیک، جاؤ کسی ایسے ہی

بدن والی لڑکی کی تلاش کرو......لکڑی کی

خواب

نیند میں
ڈراونے خواب آتے ہیں
دوستو مجھے جگائے رکھنا

میری محبوبہ

کھنڈر سے آواز آئی
میں تو صدیوں سے
تمہاری راہ دیکھ رہی ہوں

دیوی

ابھی ابھی جو دیوی
یہاں پر براجمان تھی
تحلیل ہوگئی ہے

پچھلے جنم کا سایہ

مجھے سارے سمندروں کی گہرائی سے
اپنی آنکھوں کو کھینچنا پڑتا ہے
تب کہیں جا کر میرے پچھلے جنم کا سایہ نکلتا ہے

یادوں کی بارش

ہر شام
میرے لان میں
یادوں کی بارش ہوتی ہے
بڑی مشکل کا سامنا رہتا ہے
جب سے سگریٹ چھوڑ دیا ہے

حاصل

مجھے محبت کی آیات پڑھنے سے
فرصت نہیں ملتی،
وہ میری زندگی کا حاصل ہیں
رشتے ناطے، دوستیاں سب کی سب
اسکے سامنے سرخم کئے
کھڑے رہتے ہیں
محبت تو محبت ہے
ضروری نہیں اس کا محور
کوئی لڑکی ہی ہو

سب سے بڑی خوشی

زندگی کے دنوں میں
موت تادیر پردوں میں لپٹی
گم رہتی ہے
ہم خوشیوں کے درختوں پر
پر لگائے اڑتے ہیں،
ایک پہاڑ پر بیٹھ کر اگلی بہار کی
پھلواریاں ترتیب دیتے ہیں
بھول جانا، سب سے بڑی خوشی ہے

پوٹلیاں

بارش جب بھی آتی ہے
میں مبہوت ہو کر
ساری پوٹلیاں کھول کر
بیٹھ جاتا ہوں،
رنج کرتا ہوں، مسکراتا ہوں
اس کے رخصت ہوتے ہی
دھوپ میری پوٹلیاں سکھا دیتی ہے

کہیں باہر

پانچ لاکھ کا سوٹ
آٹھ لاکھ کا پرس
صرف پاکستانی ہی کیوں
خریدتے ہیں
کہتے ہیں، ہم ان سے
کہیں باہر ہیں
مگر کیا کریں، ہم اس ملک میں پیدا ہوئے
جہاں کے لوگوں کی
ذہنیت بڑی تخلیقی ہے

مدد کا منتظر

میرے بچے
میرے سامنے
سیلاب میں بہہ گئے ہیں
اس ہولناک منظر پر
میرا سینہ پھٹ گیا تھا
اب میں درخت پر بیٹھا
دونوں ہاتھوں سے
اپنا ہی دل چبا رہا ہوں

تیاگ

ناہموار راستوں کے پتھر
گھاس میں چھپے کانٹے
درختوں کی بے ہنگم شاخیں
ہر سو پھیلا ایک حبس
خاموشی کو چیرتی نظر نہ آنے والے
کیڑوں کی آوازیں،
بادلوں کی طرح اترتا اندھیرا
سائیں سائیں کرتی ہولناک تنہائی
ہر موڑ پر ایک ان دیکھا دشمن،
کیا تم دنیا چھوڑ کر یہاں آنا چاہتے ہو

مندر

مندر کی دیوار پر
مورتیوں کا ایک جوڑا
تماش بینوں سے بے خبر
سہواس میں گم ہے
اس کی ایک تصویر لے لو
تاریخ سے سبق لیں گے

معطر

پیاز تو پنک رنگ میں لپٹا
ایک چاند ہے
اس کے کھلتے ہی اس کی روشنی
پھیل جاتی ہے
اس کو کاٹنے والی انگلیاں اور چاقو
بڑی دیر تک معطر رہتے ہیں
کھانے والے کی زبان پر اس کا ذائقہ
ہونٹوں پر مہک تا دیر تک زندہ رہتی ہے

گالی

گرمیوں کی شام، مجھے ایک بونا مل گیا
میں اسے ایک ریسٹورانٹ میں لے آیا
اس نے اپنے لیے اورنج جوس کا آرڈر دیا
گلاس کے آتے ہی اس نے یکا یک
اس کے اندر چھلانگ لگا دی
میں اسے خودکشی نہیں سمجھتا بلکہ
یہ تو قدرتی موت تھی
مرنے سے پہلے جو کچھ میری سمجھ میں آیا
اس نے اپنے ناول نگار کو گالی دی تھی

نگرانی

میں آٹھ گھنٹے کا مراقبہ کرنے کے بعد
ابھی ابھی اس سے باہر نکلا ہوں
سخت نیند مجھ پر طاری ہے
استاد کہتے ہیں، مراقبہ تو ایک مسلسل عمل ہے
کھاتے پیتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے
اس کا جاری رکھنا
مراقبے کے اگلے اسباق ہیں،
میں سوچتا ہوں، بدھا نے میرے ساتھ
مراقبے کی شکل میں، ایک کتا باندھ دیا ہے

پسند

سامنے کے ٹیرس پر ایک حسین لڑکی
شیشے صاف کرنے میں مشغول ہے،
خوبصورت سانولی سی، مالکہ کے لباس میں ملبوس،
نئی نوکرانی لگتی ہے
اس نے سر کے اشارے سے مجھے
سلام کیا ہے،
لگتا ہے، کسی اچھے گھر میں پہلے
کام کر چکی ہے
مجھے اس کی صحت بہت پسند آئی ہے

آزاد شہری

میرے اندر کے کتے کا رنگ بھورا ہے
تمہارے اندر کی کتیا کالی ہے
ہماری دوستی پکی ہے
ہم برسوں سے اس کوشش میں لگے ہیں
کہ ان کا کراس کرا کر،
محبت کو ایک نیا رنگ دیں
مگر ڈرتے ہیں نئی نسل کا نمائندہ
ایک آزاد شہری نہ ہو

سب کا حساب

تم کیا لائی ہو؟
بیس ہزار سردار،
ٹھیک ہے، اور تم،
سونے کا ایک ہار، خوب اور تم
ہیروں کی مالا،
بہت اچھے اور تم اے لڑکی
میں آج کچھ نہیں لا سکی سردار،
کوئی بات نہیں، آج رات تم ہمارے پاس ٹھہر جاؤ
آج کی کمائی ہماری طرف سے

توبہ

ہر شام، مغرب کے بعد
میں پانی کا ایک گلاس
میز پر رکھ کر سوچتا ہوں
میرے توبہ کرنے سے پہلے بھی تو
یہ گلاس پانی کا ہی
ہوا کرتا تھا،
یہ توبہ کس بات کی تھی

نمک

سنا ہے ہرن
پانی پینے اور نمک چاٹنے کے لیے
سینکڑوں میل کا سفر کرتے ہیں
مجھے لگتا ہے ایک دن، میں بھی
تمہارے اندر کا نمک
چاٹ لوں گا
پھر میں ان ہرنوں کی طرح
کلانچیں بھرتا، واپس لوٹ سکوں گا

حقیقت

میری نیند اس جہان کو
نابود کرنے والی ہے
دُنیا کا وجود تو مظہر ہے
ہماری سوچ کا پیدا کردہ ہے
جہالت ہمارا ازلی حق ہے
ہم غلط فہمی میں ہیں کہ ہم
حقیقت سے واقف ہیں

ہمسایوں سے پاک زندگی

انہوں نے دریا کے کنارے
ایک جھونپڑی تعمیر کی اور
رفتہ، رفتہ جنگل کے ساتھ، رہنا سیکھ لیا
قدیم جوگیوں نے بتایا کہ ہوائیں
اپنے شوہروں کی ناگہانی موت پر
آنسو نہیں بہاتیں
درختوں پر سنہری پھلوں کا
موسم اب بھی آتا ہے
زندگی ہمسایوں سے پاک ہے

شکنتلا

میں راجہ دوشنیت نہیں کہ
بن باسی کی لے پالک بیٹی کو بھول جاؤں
لیکن اس کے پاس میری وہ انگوٹھی نہیں
جو اس نے نہاتے سے کھو دی تھی
میں ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں میرے ہاں
بھارت کو جنم نہ دیدے۔

مہابھارت

مہابھارت ایشا کا عظیم ترین
فن پارہ کہلاتا ہے
کچھ لوگ اسے ایلیڈ سے عظیم تر نظم قرار دیتے ہیں
یہ نظم ایلیڈ اور اوڈیسی کی مشترکہ لمبائی سے
سات گنا بڑی ہے
اسے ایک سو شاعروں نے لکھا
پانچ جلدوں پر محیط جنگ محض
اٹھارہ دنوں میں لڑی گئی
حیرت ہے تم نثری نظم کو نظم نہیں کہتے

بھگوت گیتا

گیتا عالمی ادب میں فلسفے کی
ایک عظیم الشان اور عالی مرتبہ نظم ہے
اس نے ویدوں کے بعد سب سے زیادہ
تکریم پائی
یہ ہند کا عہد جدید ہے
قرآن اور انجیل کی مانند
عدالتیں اس پر حلف لیتی ہیں

تعلیم بالغاں

امریکہ میں کام کاج کے لئے
بہت سی اختراعین اور آلات موجود ہیں
ہمارے ہاں اب بھی بہت سے کام ہاتھوں سے
کئے جاتے ہیں
یہاں، بچوں کو، تعلیم بالغاں نہیں دی جاتی

سچائی

اس نے کہا
میری زندگی میں یا میرے بعد
تم میں سے ہر کوئی ایک چراغ ہے
مگر یہ نہ سمجھنا کہ تمہیں خود میں
ابدی پناہ میسر آئے گی
اپنی ذات میں پناہ لینی ہو تو
سچائی تمہاری رہبر ہو گی

دشمن دوست

میں نے اپنے دوست سے پوچھا
میرے آتے ہی تمہارا یہ کتا،
مجھ پر بھونکنے لگتا ہے
جواب ملا میں نے اسے دوست اور دشمن کی
تمیز سکھائی ہے
میں نے سوچا،
کہتا تو سچ ہے

اکبر

اس کی بات سنہری لفظوں سے
لکھے جانے کے لئے قابل ہے
آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ
اپنے معدے کو حیوانات کے
قبرستان میں تبدیل کر دے

ہاتھی

اس کا ہاتھی، شاہ کو یاد کر کے
موٹے موٹے آنسو بہاتا ہے
وہ چاہتا ہے کہ اس کے بدن کی
لونگ کے تیل سے مالش کی جائے
کسی نے مجھے بتایا ہے کہ ہاتھی تو
بادلوں کے کزن ہوتے ہیں،
کبھی ان کے بھی پر ہوا کرتے تھے

صدمے

صدمے مفت ہاتھ نہیں آتے
ان کے لئے بڑی قیمت چکانی پڑتی ہے
دوستوں کو پال پوس کر بڑا کرنا پڑتا ہے
تب کہیں جا کر وہ بے وفائی کرتے ہیں
کمیں گاہیں بنانا آسان کام نہیں،

بی

سورج پورا چکر کاٹ کر
پھر سروں پر آن ٹھہرا ہے
اس سے کہو، اس کا کام
نشوونما کرنا ہے
جان لینا نہیں

اظہار کا طریقہ

اس سے اپنے جذبات کے اظہار کا
طریقہ جان لیا ہے
وہ انسان جس نے
یہ سلیقہ سیکھنے میں سات سال
بستر کی صعوبت برداشت کی
خاموشی اور سکوت کو قائم رکھا
اب بستر میں اچھل اچھل کر
گالیاں بکتی ہے

نوجوان

مجھ پر جلد ہی نور کا
سورج طلوع ہونے والا ہے
تھوڑی ہی دیر میں،
میرے مربی، میرے محسن، میرے غمگسار
میری کمزور روح میں تازگی بھریں گے
پھر میں ان کی طرح
نوجوان ہو جاؤں گا

پاؤں پر کھڑا ہونا

وہ قبرستان میں بیٹھا
چرس پی رہا تھا،
اسے بتایا گیا، اس کا بیٹا
کل سے لاپتہ ہے
کہنے لگا، اچھا ہوا
اپنے پاؤں پر جلدی کھڑا ہونا سیکھ جائے گا

غائب

بُھتنی نے کہا، میں اسے کھاؤں گی
چڑیل کہنے لگی، میں نے اسے پہلے دیکھا تھا
ڈائین نے کہا، میرے ہوتے ہوئے
تمہاری یہ مجال کیسے ہوگئی،
یکا یک آدمی وہاں سے غائب ہوگیا

سلیقہ

دوستو،
شام ہوتے ہی میں اپنا دفتر
باہری لان میں شفٹ کر دیتا ہوں
وہاں بیٹھ کر تمہاری اور زمانے بھر کی کہانیاں
بلا کم و کاست لکھ ڈالتا ہوں
اندھیرا اس میں آڑے نہیں آتا
سچائیوں کو کسی روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی
داد دو کہ میں نے تمہارے لئے
خود پر مسکرانے کا سلیقہ لکھ ڈالا ہے

شرم

سب کی بیٹیاں،
بغیر لباس کے پھرتی ہیں
میں شرم سے زمین میں
گڑ جاتا ہوں،
یہی بات سنا ہے کوئی اور بھی
کہہ رہا تھا

تنخواہ

مجھے اپنی مالکہ بہت بھاتی تھی
لیکن سات ماہ
مجھے تنخواہ ادا نہیں کی گئی
میرے اصرار پر اس نے
چند لمحوں میں میرا حساب بے باق
کر کے، مجھے نوکری سے
فارغ کر دیا

گارڈ

آخری وقت
وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا
وہ ہرگز ہرگز جانا نہیں چاہتا تھا مگر
گارڈ تو اپنی مرضی سے سیٹی بجاتا ہے

جنگ

سکندر دنیا فتح کرنے نکلا تھا
ہمارا شاہ
مچھر فتح کرنے نکلا ہے
مچھر سے کون جیت سکا ہے
الہی ان کی خیر

ساکھ

صدر نے کہا
دو میڈل سفارش پر
ایک میڈل میرٹ پر دیدو
ساکھ بھی کوئی چیز ہے

فرعون

فرعون دربار میں
سر جھکائے بیٹھا تھا
اس کی ملکہ
سپہ سالار کے ساتھ پکڑی گئی
فرعون بھی کبھی شرمندہ ہوئے ہیں

فراق

میرا غرور فراق کی
ایک شام بھی نہ سہہ سکا
ٹھنڈی سلوں پر بیٹھ کر
پوری رات برف سینکنا
دائم فراق میں بدل سکتا ہے

بوکی دلیر محبوبہ

بوکی دلیر محبوبہ
اپنے بادبان کھول کر
مجھے گھسیٹتے ہوئے ساتھ لے گئی
حواس یونہی مختل نہیں ہوتے

مصاحب

اقتدار کے دنوں میں
اس نے خوف کو گروی رکھ کر
طاقت کے بل بوتے پر
شادی شدہ آدمیوں کو
مصاحبوں میں شامل کرلیا تھا
جیسا کہ کوٹھوں پر ہوتا ہے
اب وہ مصاحبوں کا مصاحب ہے

بند راستے

میں نے اپنا آسیب
خود پر اوڑھ رکھا ہے
میرے دل میں کئی بے معنی سوال
آتے ہیں گذر جاتے ہیں
خود پرستی کا سفر
مجھے بے روح مکانوں میں
لے آیا ہے
سارے راستے بند ہیں

آبادیاں

میرے مکان کے ساتھ
کس نے لاکر اپنے گھر
جوڑ دیئے ہیں،
جس دکھ سے میں نے ہجرت کی
آبادیوں نے میرا پیچھا نہیں چھوڑا

سامری جادوگر

راکھ میں ملبوس بارش،
زمین بوس، ہونے سے پہلے معلق ہوگئی
جلتی بجھتی آنکھوں کا آسیب پھیل گیا
سبز چوغے والا سامری جادوگر
سیپیوں کے ہار پہنے، جزیزے کی ننگی لڑکیاں لیے
راستے کی دیوار بن کر کھڑا ہوگیا، افراتفری کے عالم میں،
ایک نیلی جھیل ہی میرے ہاتھ لگ سکی
میرے ہاتھوں نے مرنے سے پہلے بتایا کہ انہیں
برف کی چوڑیوں نے جکڑ لیا تھا

عفریت

شام ہوتے ہی
چیخیں عفریت بن کر
میرے حواس پر قبضہ کر لیتی ہیں
مجھے لگتا ہے کہ میری کوئی نہ کوئی دوست
میرے پاس ہی کہیں روپوش ہے
اس دشت مرگ میں مجھے رہتے،
کئی سال ہو گئے ہیں،
یہ شائد میرا اپنا ہی کیا دھرا ہے
کون مجھے خالی چہروں کی پستیوں سے نکالے گا

دروازہ

اس نے کہا، مجھے
تم سے محبت ہے
میں پہروں دروازے پر
کھڑی رہتی ہوں
میں اس دروازے کو جانتا ہوں
جو ہوا کے ساتھ کھلتا اور
بند ہوتا رہتا ہے

حساب موقوف

وہ میری ماں تھی، بھائی تھا، دوست تھا
تم کبھی اس رشتے کو جان نہیں پاؤ گے
کال کوٹھریوں میں رہنے والوں تک
نسب کو رسائی نہیں دی جاتی
وہ شعور اور دانش کو پھلانگ کر
وہاں چلے جاتے ہیں، جہاں پر
ان کا حساب موقوف ہے

سیکٹر ایف 8

اسلام آباد کے سیکٹر F-8 میں
ایک بلاک ایسا بھی ہے، جہاں لوگ
برابری کی خدائی تقسیم کے مطابق
زندگی بسر کر رہے ہیں،
ان کے مکان، برابر
تمام عمارتیں سنگ مرمر سے بنی ہیں
مکانوں کے سامنے مکینوں کی نیم پلیٹ
پشت پر مکان نمبر گلی نمبر درج ہے،
یہاں کوثر نیازی، جوش اور پروین شاکر ہمسائے ہیں

منظر

سورج کی بجھی بجھی قاش
پہاڑیوں کے پیچھے دفن ہوگئی
چوٹیوں اور ٹیلوں پر اس کی
کچھ لالی برقرار تھی،
گھاٹیوں نے تاریکی اوڑھ لی
پرندے، بھاگم بھاگ
قریب کے درختوں میں پناہ گزین ہوئے

انتظار کا کرب

میں نے اپنی لاش کی
کھلی آنکھوں میں ایک تیز دھار چھری
اندر تک اتار دی،
حرامزادی ابھی تک،
انتظار کے کرب میں
کھلی بیٹھی تھیں،
انہیں کرب سے نجات دلانے کے لیے
میں اور کیا کرتا

نیند۔

ایک تیز دھار ایرانی خنجر سے
میں نے اپنی گردن ایک جھٹکے سے
الگ کر دی،
میرے سامنے میرا لاشہ پھڑک رہا تھا
اس منظر کو دیکھنے کے واسطے
میں نے کتنا عرصہ ٹھوکریں کھائیں
اب میں آرام سے نیند پوری کر سکتا ہوں

برہنہ اور تنہا

سارا دن ہم دونوں بوڑھوں کا وقت
ایک دوسرے کا ماتم کرنے میں گذر جاتا ہے
گرم پانی کے ٹب میں لیٹ کر
میں اپنے ہمزاد سے رہائی پالیتا ہوں
ٹب میں رہائی کا احساس
میرے اندر موجیں مارتا ہے
برہنہ اور تنہا ہونا
مجھے اپنی آغوش میں سمیٹ لیتا ہے۔

کال کوٹھری

بند دروازے کے پیچھے
میں نے اپنی شاہ رگ پر
تیز دھار چھری پھیر دی ہے،
لوگ مجھے ایک بینچ پر لٹا کر
کال کوٹھری میں بند کرنے جا رہے ہیں
میں سوچتا ہوں، میں نے تو
کسی کو قتل نہیں کیا،
پھر کال کوٹھری کی سزا کیوں

اقبال جرم

جج نے کہا، تم کہتے ہو
تم نے کوئی جرم نہیں کیا
تم نے ایک بے گناہ کو قتل کیا
اس کی لاش جلا دی، راکھ اڑا دی
تمھیں ایک بے گناہ کو مارنے کا کیا حق تھا
کون تھا وہ آدمی، کیا نام تھا اس کا
جنابِ والا وہ میں ہی تھا، جس نے اپنا نام،
اپنی تاریخ، ایک گڑھے میں ڈال کر آگ لگا دی

فرسٹ

ناشتہ برآمدے میں لگ گیا تھا
بلی دور کھڑی، غیر ملکی امداد کی منتظر تھی
میں بلیوں سے نفرت کرتا ہوں
میں اس پر آنکھ جمائے، ہاتھ دھونے کے لئے اٹھا
میرے شی شی کرنے اور تالیوں کی دھمکی کے باوجود
اس نے ایک زقند بھر کر، شوربے سے بوٹی
اچک لی،
اس کی جیت پر لال بھبھوکا ہو کر، میں نے
پراٹھا اس کی جانب اچھال دیا

ایکسپائر

میرے کتوں کی خوراک کے کچھ ڈبے
ایکسپائر ہو گئے ہیں
میں ان کے لیبل اتار کر
آج رات انہیں
کچرے کے ڈھیر پر پھینک آؤں گا

مذاق

تنقید کے ایک فورم میں
ساحر شفیق نے میرے افسانے کو
انوار احمد کے افسانے کا ہم پلہ قرار دے کر
میری ساکھ قائم کر دی

کرائے دار

میرا گھر، خوف کی علامت ہے
اسکی دیواریں، سوکھ چکی ہیں
ایک ایک کر کے گرتی اینٹوں نے
اسے تیسری صدی کا روپ دیدیا ہے
اس کے ویران ہونے کے خوف کو
میں نے اپنی آمدنی کا ذریعہ بنالیا ہے
اسے غیر ملکی چڑیلوں کو کرائے پر اٹھا دیا ہے

کمبل

عبادت کا کمبل اوڑھ کر
میں پس دیوار بیٹھ گیا
ابتلا اور خوف کے کڑے وقت میں
بچ نکلنے کا اور کون سا طریقہ تھا

پرچہ

یونیورسٹی گرلز ہاسٹل کی
کینٹین سے،
مانعِ حمل گولیاں نکل آئی ہیں
انتظامیہ نے اس کار خیر کے عوض
کینٹین مالک پر پرچہ کروا دیا ہے
خریداروں کی چھان بین کی
ضرورت نہیں سمجھی گئی
ان میں ہماری بیٹیوں کے نام
آتے ہیں

چاندی کے خوان

میں نے دیکھا
اس رات سینکڑوں فرشتے
چاندی کے خوان لے کر اتر رہے ہیں
اچانک میرا کتا
بھونک پڑا

سر قلم

ایک چھوٹے گھر کی مینا نے
بڑے گھر کے ایک طوطے کے ساتھ
شہر سے باہر کچھ دن گذارے
طوطے کے گھر والوں نے
مینا کے پورے خاندان کے سر
قلم کر دیئے
کاروکاری جانوروں سے مستعار ہے

مرگی

اس کے گھر والے، میرے ساتھ، ہرگز
اس کی شادی کرنے والے نہیں تھے
اچانک اس پر مرگی کے دورے پڑنے لگے
آنکھیں پھر جاتیں، منہ سے کف بہہ نکلتا
بات پورے محلے میں پھیل گئی
کسی بزرگ نے کہا، اس کی شادی کر دو
میرے سوا اس سے شادی کون کرتا

جمہوریت

ساری مصیبتیں، سارے عتاب، سارے زلزلے
ملک کی پینسٹھ فیصد آبادی پر ہی
کیوں گرتے ہیں،
لگتا ہے، مالک کے نظام میں بھی
جمہوریت بہتر طرز حکومت ہے

مل جل کر کوشش

ملک کی ستر فیصد آبادی
مرگی کے مرض میں مبتلا ہو چکی
ان کے منہ سے جھاگ تو نکلتی ہے
بس غش کھا کر نہیں گرتے
ہم مل جل کر کوشش کر رہے ہیں
وہ جلد اس حالت کو پہنچ جائیں

دروازہ

اس نے کہا مجھے
تم سے محبت ہے
میں پہروں دروازے پر
کھڑی رہتی ہوں
میں اس دروازے کو جانتا ہوں
جو ہوا کے ساتھ کھلتا اور
بند ہوتا رہتا ہے

منظر

زمین میں گم ہونے سے پہلے
ان درختوں کو، مکانوں کو
میں نے خود تھرتھراتے دیکھا ہے
ایسا ہی ایک منظر، پھر میرے سامنے ہے
فرق یہ ہے کہ اس بار، لکڑی کے درخت
اور پتھر کے مکان نہیں،

سامری کی زمین

جامن کے پیڑ پر جب
بیراگ آئے تو، میں نے جانا
یہ زمین تو ساری
سامری کے ہاتھ میں ہے

درکار

ہم سب کی زندگی
محض اتنی ہے،
جتنی ہمیں زمین درکار ہے

پوشیدہ

ہمیں ساتھ رہتے،
پچیس سال گزر گئے ہیں،
آج بھی،
اس کی مجھ سے، میری اس سے
کئی باتیں پوشیدہ ہیں

زہر

جوگی نے اپنے تھیلے سے
ایک منکا نکال کر میرے ہاتھ پر رکھ دیا
کہا، اسے لے لو بابو، یہ آدمی کے جسم سے
زہر کو چوس لیتا ہے،
میں نے کہا، بابا، شائد تم
سانپ کے زہر کی بات کرتے ہو
آدمی کا زہر تو اس سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے

زور آور

اس کے پیٹ میں دونوں لڑکے
آپس میں مزاحمت کرنے لگے
اس نے بھگوان سے پوچھا،
میں اس اذیت سے مر کیوں نہیں جاتی
وہ بولا، تمہارے پیٹ میں،
دو قومیں ہیں،
دو قبیلے تیرے بطن سے نکلتے ہی
الگ ہو جائیں گے
ایک قبیلہ، دوسرے سے زور آور ہو گا

ناتجربہ کار

لڑکیاں اپنے ہم عمر لڑکوں سے
پانچ سال بڑی ہوتی ہیں
ناتجربہ کاروں پر حکومت کرتی ہیں
لڑکوں کو بڑا ہونے میں چالیس سال کی
عبادت سے گزرنا پڑتا ہے
تب کہیں جا کر وہ چالاکیاں کرنا
سیکھتے ہیں

پُرسانِ حال

اللہ کے آدمیوں کا' کوئی پرسان حال نہیں
سیاستدان اور پولیس والے
اپنے رویوں میں سگے بھائی لگتے ہیں
مقصد براری اور تفتیش کے نام پر
ملزموں کی کھال ادھیڑ دیتے ہیں
اپنے اپنے بستر پر سوچو،
یہ غلے اور مئے کی فراوانی انہیں
خدا نے نہیں بخشی

روائتوں کا بنا دھوکا

اس کی توقیر میں کم کیا کرتا
سارے جادوئی اسباب تو اس کے پاس تھے
دو جنموں کی روایتوں میں دھوکا
آسانی سے بنا جا سکتا ہے
سفر ختم ہو بھی جائے تو نیا سفر
لا کر سامنے رکھ دیا جاتا ہے
طلسمات کے کھلے دروازوں میں
انسانی جذبوں کے جمالیاتی اظہار بیٹھے ہیں

گدھ جیسا آدمی

میں نے دیکھا
اس آدمی کا چہرہ گدھ جیسا تھا،
آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ
لگتا تھا، اس نے کسی کے کپڑے پہن رکھے ہیں
سگریٹ کی دوکان سے اس نے
ایک سستا سا سگریٹ خریدا،
مجھے دیکھ کر ایک آنکھ دبائی پھر
سڑک پر چلتی ایک خوبصورت لڑکی کے پیچھے
چل دیا

سرمائے کو چوکوں پر لٹکا دو

سرمائے کو چوکوں پر لٹکا دو
جب تم نے ان درختوں کے بیج، سائبیریا کی برفوں میں
دفن کیئے تو تمہیں کہاں معلوم تھا، ایک دن
برف پگھلے گی اور یہ زندہ ہو کر دوبارہ نکل آئیں گے
وقت آنے پر روحیں قبریں پھاڑ کر زندہ ہو جاتی ہیں
بھوک اور افلاس کے پاس کھونے کو کچھ نہیں ہوتا
لکڑی سے بنے سارے لاشے، اپنی آگ سروں پر لے کر
چوکوں پر سرمائے کو لٹکانے نکل پڑے ہیں

سونا

کسانوں کی بیویاں،
بچوں کی مائیں بننے والی ہیں
فصل پک کر تیار ہو چکی ہے،
ہر طرف خوشحالی کی لہر، تیرتی پھرتی ہے
مائیں اور بھی بچے جنیں گی
سپوتوں سے جگہ بھر دیں گی
ان سے کھیت ہرے بھرے ہوں گے
کانیں اور کارخانے، سونا اگلیں گے

پکڑو تو دیکھوں

لڑکے کا ہاتھ، اس کے شانے کی طرف
دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا
وہ اسے پکڑنے ہی والا تھا کہ لڑکی
اچھل کر دور ہو گئی
دونوں نے بھنویں سکوڑ کر
ایک دوسرے کی طرف دیکھا
پکڑو تو دیکھوں!!
لڑکی نے کہا،

درمیان کا راستہ

پیدائش کا عمل
بڑا دردناک ہے
موت، محض کمینہ پن
درمیان کا کوئی راستہ؟

تخمیناً

نام : شاہد زبیر

پیدائش : 1947ء لاہور

تعلیم : ایم اے پنجاب یونیورسٹی لاہور

تعلیمی ادارے: : ایمرسن کالج ملتان، ایف سی کالج لاہور

پنجاب یونیورسٹی لاہور

تخلیقات

......☆ کمال مطلوب	تحقیقی مضامین	......☆ حکایات اولیاء	تاریخی ادب
......☆ آگہی	تحقیقی مضامین	......☆ اپنائیت کا سفر	نثری نظمیں
......☆ ترغیب	مقالات	......☆ منسوخ نیند	نثری نظمیں
......☆ حاجت مطلوب	مجموعہ وظائف	......☆ سوچ میں بیٹھے رنگ	نثری نظمیں
......☆ قرآنی پیشین گوئیاں	قرآن پاک سے	......☆ گھاس پر لکھی کہانیاں	افسانے
......☆ کیمیاء سعادت	تلخیص	......☆ نمائندہ امریکی نظمیں	ترجمے
......☆ کشف المحجوب	تلخیص	......☆ کروسان	مختصر نظمیں
......☆ کیمیاء ہدایت	تصوف		

آنے والی کتابیں

......☆ سفرنامہ امریکہ ......☆ ہائیکو نظمیں ......☆ نثری نظمیں

Eil:
Gulg
Cell:
Ema
DASTAK PUBLICATIONS
Gulgasht Colony, Goal Bagh, Multan
Cell: 0302 7766622
Email: dastakpublication@yahoo.com